# اولاد پر والدین کے حقوق

شریف شریفی

اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت اور قرآن و حدیث سے لوگوں کی بے توجہی کے سبب مسلمانوں میں بالعموم حقوق العباد اور بالخصوص رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کا فقدان ہے۔ حقوق والدین' حقوق اولاد' حقوق زوجین اور دیگر حقوق سے ناواقفیت کی بنا پر معاشرہ اسلامی تعلیمات اور معاشرت کے اصولوں سے بعد کا شکار ہورہا ہے والدین کا ادب واحترام اور ان کے ساتھ حسن سلوک لوگوں کے دلوں سے محو ہوتا جارہا ہے۔ اس کے نتیجے میں بے ادبی، گستاخی، نافرمانی اور ایذا رسانی کے دلسوز اور دردانگیز واقعات مشاہدہ میں آرہے ہیں۔ ان واقعات سے متاثر ہو کر بندہ ناچیز چند سطور کتاب و سنت کی روشنی میں سپرد قلم کررہا ہے۔

## اولاد کے ذمے والدین کے حقوق

### 1-والدین سے حسن سلوک:۔

دنیا میں انسان کے سب سے بڑے محسن اس کے والدین ہیں وہ اولاد سے جیسی بے غرض محبت کرتے اور ان کی پرورش وپرداخت میں جو تکلیفیں اور مشقتیں اٹھاتے اور ان کی خوشی ومسرت اور آرام وراحت کے لئے اپنی ساری راحتیں قربان کردیتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے اِس لئے والدین کا حق سب سے زیادہ ہے اور ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کی کلام مجید میں بڑی تاکید ہے ﴿**ووصينا الانسان بوالديه احسانا حملته امه كرها ووضعته كرها وحمله و فصٰله ثلثون شهرا**﴾(احقاف ۱۵)اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کی تاکید کی ہے اس کی ماں نے اس کو تکلیف اٹھا کر پیٹ میں رکھا' اور تکلیف اٹھا کر جنا' اور اسکو حمل میں رکھنے اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہیں۔

والدین کا حق اتنا بڑا ہے کہ اللہ کی عبادت میں شرک کی ممانعت کے ساتھ ہی والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے﴿واعبدوا الله ولاتشركوابه شيئا وبا لوالدين احسانا﴾(نساء ۳۶) اور اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ خوب نیکی اور بھلائی سے پیش آؤ۔

اسلام میں شرک سے بری کوئی چیز نہیں ہے لیکن والدین کا اتنا بڑا حق ہے کہ مشرک والدین کے ساتھ بھی نیکی کرنے کا حکم ہے البتہ اگر وہ شرک کی دعوت دیں تو اس کو قبول نہ کرنا چاہئے﴿ **وان جاهد اك على ان تشرك بى ماليس لك به علم فلا تطعهما وصا حبهما فى الدنيا معرُوفا**﴾(لقمان ۱۵)اور اگر والدین تجھ کو اس بات پر

مجبور کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور اسکے باوجود دنیا میں بھلائی کے ساتھ ان کی رفاقت اختیار کر۔

ماں باپ کی فرمانبرداری، تکریم اور عزت ہر حال میں ضروری ہے خواہ وہ مومن مسلمان ہوں یا کافر و مشرک۔ لیکن اللہ کی نافرمانی کا حکم دینے کی صورت میں جس طرح کسی مذہبی پیشوا یا حاکم وقت کی اطاعت حرام ہے اسی طرح اس معاملے میں والدین کی اطاعت بھی حرام ہے۔ لیکن اس غلط رویے بلکہ اپنے ساتھ جہنم میں لے ڈوبنے کی مذموم کوشش کے باوجود ان کے حسن سلوک کا حق ختم نہیں ہوتا۔

2-والدین کے لئے دعائے خیر کرنا:-

(ا)۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿**وقضی ربك الا تعبدوا الا اياه وبالوالدين احسانا امايبلغن عندك الكبر احدهما او كلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما وقل لهما قولا كريما . واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربينى صغيرا**﴾ (بنی اسرائیل ۲۳ ، ۲۴)۔ اور تمہارے رب نے قطعی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے ضعیفی کی عمر کو پہنچیں تو ان سے اف بھی نہ کرو نہ ان کو جھڑکو۔ اگر ان سے کچھ کہنا ہو تو ادب کے ساتھ کہو اور رحمت سے عاجزی کا پہلو ان کے سامنے جھکا دو اور ان کے حق میں دعا کرو "اے پروردگار تو ان پر رحمت فرما جس طرح انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا تھا۔"

3-خدمت کی سب سے زیادہ حق دار والدہ ہے:۔

**"عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رجل يا رسول الله (ﷺ) من احق الناس بحسن صحابتى ؟ قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ثم ابوك** (مسلم کتاب البر ۲/ ۳۱۳)۔ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا ، میرے نیک سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر ؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر ؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیری ماں ۔ اس نے پوچھا پھر ؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیرا باپ" ۔

اس سے واضح ہوا کہ خدمت کی سب سے زیادہ حقدار انسان کی ماں ہے اس کے بعد باپ۔ کیونکہ زندگی کے ابتدائی مراحل میں ماں کو بہت زیادہ مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔

علماء کرام کہتے ہیں کہ اطاعت و فرمانبرداری میں باپ کا حق زیادہ ہے۔

4-والدین کی نافرمانی سنگین گناہ ہے:-

رسول اللہ ﷺ نے والدین کی نافرمانی کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہوئے فرمایا' الا انبئکم باکبر الکبائر ؟ قالوا بلی یا رسول الله قال الاشراك بالله ، وعقوق الوالدین وكان متكئا فجلس وقال الا وقول الزور وشهادة الزور ،الا وقول الزور و شهادة الزور فمازال یقولها حتی قال ابوبكرة قلت لیته سکت' (بخاری کتاب الادب ۲/ ۸۸۴)۔ایک مرتبہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ بتادوں لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ (ﷺ) فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی، آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور فرمایا ہاں جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی اور اس کو بار بار دہراتے رہے حتی کہ ابو بکرۃ کو تمنا ہوا کہ کاش آپ سکوت فرماتے۔

5-والدین کی خدمت جہاد فی سبیل اللہ پر بھی مقدم ہے :-

والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک اللہ تعالی کے نزدیک جہاد جیسی عظیم عبادت سے اہم تر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کام کونسا ہے ؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا پوچھا پھر کونسا عمل ہے فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا پوچھا اس کے بعد ؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ (بخاری کتاب الادب ۲/ ۸۸۲)۔

جس کے ماں باپ زندہ ہوتے رسول اللہ ﷺ اس کو جہاد کی اجازت نہ دیتے تھے کہ اس سے والدین کو تکلیف ہوگی اور وہ اسکی خدمت سے محروم ہو جائیں گے۔عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی الله ﷺ فقال ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله قال فهل من والدیك احد حی قال نعم بل كلاهما قال فتبتغی الاجر من الله؟ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما ( مسلم کتاب البر ۲/ ۳۱۳)۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالی سے اس کے بدلے اجر چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے ؟ عرض کیا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ثواب چاہتا ہے ؟ وہ شخص بولا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے نیک سلوک کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت مانگی آپ نے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں ؟ اس نے کہا ہاں زندہ ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا" جاؤ ان ہی کے حق میں جہاد کرو"۔ یعنی انہی ہی کی خدمت کرو( صحیح مسلم کتاب البر ۲/ ۳۱۳)۔

**6-بوڑھے والدین کی خدمت حصول جنت کا زرین موقع ہے:۔**

وہ بدبخت ہے جو بوڑھے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرسکا' عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ **رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عندالكبر احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة** (مسلم کتاب البر ۲/۳۱۴)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو' پھر خاک آلودہ ہو' پھر خاک آلودہ ہو' جس نے اپنے ماں باپ یاان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور انکی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔

معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت گزاری اور خاص طور سے بڑھاپے میں ان کی فرمانبرداری اور تحمل وصبر سے ان کی دلجوئی ورضامندی کا اہتمام اولاد کے حق میں حصول جنت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

**7-والدین سے نرم لہجہ اختیار کرنا:۔**

والدین کا اپنی اولاد پر اتنا بڑا احسان ہے جس کی بناپر وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے سامنے اف نہ کیا جائے ان سے عاجزی کا برتاؤ کیا جائے چنانچہ اللہ تعالی نے کلام مجید میں ارشاد فرمایا ﴿**امايبلغن عندك الكبر احدهمااو كلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما و قل لهما قولا كريما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة**﴾ اس آیت میں اللہ تعالی نے والدین کو جھڑکنے اور کلمہ اف تک بولنے سے زبان بند کردی ہے۔یہ ایسا فعل ہے جس سے ناگواری کا اظہار ہو۔یعنی ہر امر متوحش کے ذریعے انہیں بے قرار کرنے سے منع فرمایا۔والدین کی بات سن کر لمبا سانس لینا اور گھور کر دیکھنا بھی اس میں شامل ہے ﴿**وقل لهما قولا كريما**﴾ کا حکم یہی ہے کہ انتہائی نرمی اور عزت وتکریم کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تعالی ہمیں والدین کی صحیح خدمت کرنے اور انتہائی ادب کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطافرمائے۔

☆☆☆☆☆

## اللہ پاک کی ایک نعمت

انسان اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکرادا کرنے سے قاصر ہے۔پوراشکرادا کرنا تو کجا' وہ ان کا شمار نہیں کرسکتا۔
مثلاسانس کی آمدورفت ہماری زندگی کاباعث ہے۔سانس کا اندر لے جانا ایک نعمت ہے اور اس کو خارج کرنا دوسری نعمت۔

﴿**و ان تعدوا نعمه الله لا تحصوها**﴾ (ابراھیم ۳۴)